احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۷۸ / ۴۳ شمارہ نمبر ۱۲۱
جمعرات

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

۴۔ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ
۲۷۔ ہجرت ۱۳۷۲ ہش
۲۷۔ مئی ۱۹۹۳ء

یوم قدرت ثانیہ نمبر

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا، بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔ اور یہی معنی اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ اس مقام پر ذرا خاص غور کریں جو کہتے ہیں کہ جب دعا ہوئی تو اسباب کی کیا ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۷۸)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الاوّل

"اللہ کو اپنا بناؤ۔ جب وہ ہمارا ہو جائے گا تو سب ہمارا ہی ہے۔ اور وہ تقویٰ اور صرف تقویٰ سے اپنا بنتا ہے۔ اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تمہارا ہو جائے تو تم تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ایسی دولت ہے کہ اس سے بڑی بڑی مرادیں حاصل ہوتی ہیں۔ ہر شخص کی فطرت میں ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ کوئی اس کے ساتھ ہو اور وہ عظیم الشان ہو۔ اس سے محبت کرے۔ اور اللہ تعالیٰ متقی سے آپ محبت کرتا ہے۔"

(از خطبہ جمعہ ۱۹۔ مئی ۱۹۱۱ء)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

"قرآن کریم میں تقویٰ کی ایک اور بھی تعریف بیان کی گئی ہے۔ اور اس تعریف کی رُو سے تقویٰ کا تعلق انسانی فطرت سے ہے۔ نہ کہ مذہب سے (۔۔) ہر انسان کو اس کی پیدائش کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ایک امتیازی قابلیت بخشی ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ بُرے اور بھلے میں تمیز کرتا ہے۔ یہ قابلیت مسلمان یا غیر مسلمان کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی۔ بلکہ ہر انسان میں پیدا کی گئی ہے۔ پس اس تعریف کے مطابق تقویٰ کے معنے فطرت کی حفاظت کے ہیں نہ کہ کسی خاص مذہب یا عقیدہ کے۔"

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثالث

"حقوق اللہ کو قائم کرنے اور حقوق اللہ کی ادائیگی کیلئے بین الاقوامی تعلقات مضبوط اور پختہ طور پر استوار کرنے چاہئیں۔ نہ اس لئے کہ اقوام عالم کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا جائے۔ کیونکہ اللہ کا بندہ صرف ایک کا غلام بن سکتا ہے۔ یعنی اپنے مقصد پیدائش کے لحاظ سے صرف ایک ہی ذات کا انسان غلام بن سکتا ہے اور وہ اللہ کا وجود ہے۔ اور ہر وہ غلامی جو اس غلامی کے علاوہ ہے خدا کی نگاہ میں محبوب اور پیاری نہیں اور نہ انسان کو اس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔"

(الفضل ۳۰۔ جولائی ۱۹۶۹ء)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"جب ایک انسان خدا کو چھوڑ کر جھوٹ کا دامن پکڑ لیتا ہے تو عملاً وہ یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ ہمارا رب جھوٹ ہے۔ اور اس جھوٹے خدا کے ذریعہ ہمیں مشکلات سے نجات ملے گی۔ تب اس کا رستہ الگ اور خدا کا رستہ الگ۔ پھر اگر مصیبتوں میں پڑتا ہے تو وہ مصیبتیں بھی ابتلاء نہیں بلکہ ہلاکت کی مصیبتیں ہیں۔ اگر اسے رزق بھی مل جاتا ہے تو وہ ایک بد اور بد بلانے والا رزق ہے۔ اس کا شیطان سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں۔ تو کیوں اپنی زندگی کو تباہ کرتے ہیں۔ ایک جگہ جھوٹا سجدہ کر دیں تو بعض دفعہ انسان ساری زندگی کے لئے توحید سے محروم رہ جاتا ہے۔ پس جھوٹ کی عبادت کرنا بہت ہی خطرناک شرک ہے۔"

(الفضل ۵۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ڈیڑھ روپے پچاس پیسے

۲۷۔ ہجرت ۱۳۷۳ ہش ۲۷۔ مئی ۱۹۹۴ء

تسلسل کی طاقت

اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے اور دنیا کا یہ دستور ہے کہ کسی چیز کو دیر تک زندہ رکھنے اور آگے چلانے کے لئے تسلسل قائم کیا جاتا ہے۔ تسلسل نہ ہو تو اچھی سے اچھی چیز دب کر رہ جاتی ہے اور کچھ دیر بعد معدوم بھی ہو جاتی ہے۔ دنیا میں انسانیت جاری ہے تو ایسا اس دنیا میں انسانوں کی آمد سے ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسکی پیدائش یہ دلیل مہیا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ابھی انسانوں سے مایوس نہیں وہ ان کا تسلسل چاہتا ہے اور اس تسلسل کیلئے انسان پیدا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر انسان پیدا ہونے رک جائیں تو کچھ عرصہ کے بعد یہ دنیا از خود ختم ہو جائے۔

پیغام کے سلسلہ میں بھی یہی قانون رائج ہے۔ اس کو قائم و دائم رکھنے کیلئے تسلسل کی ضرورت ہے۔ صرف پیغام کے الفاظ کی موجودگی نہیں بلکہ اس کو مؤثر بنانے کیلئے اور اس کی تاثیر کو جاری رکھنے کے لئے تسلسل کی ضرورت ہے۔ جو پیغامات نہ صرف بولے گئے الفاظ پر یا لکھی گئی تحریر میں محفوظ ہوتے ہیں وہ قائم بھی رہیں تو ان کی تاثیر کم ہو جاتی ہے۔ اور تاثیر کم ہوتے ہوتے پیغام کو نظروں سے اوجھل کر دیتی ہے۔ لیکن اگر اس پیغام کو دہرایا جائے۔ بار بار لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے تو یقیناً یہ بات اس پیغام کی زندگی کا ثبوت ہوتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی سلامتی نازل فرماتا رہے نے فرمایا تھا کہ میرے جانے کے بعد جو قدرت ثانیہ آئے گی وہ دائمی ہوگی۔ اور یہی قدرتِ ثانیہ دراصل حضور اقدس کی روحانی زندگی کا تسلسل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب سے اس تسلسل کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ لمحہ بہ لمحہ اور قدم بہ قدم اس میں قوت کا احساس بڑھ رہا ہے۔ آج سے پچاسی سال پہلے جماعت کی جو کیفیت تھی اس کا آج کی کیفیت سے موازنہ کر کے دیکھئے تو پتہ چلتا ہے کہ اس تسلسل نے کیا کارہائے نمایاں دکھائے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس تسلسل کو کس کس طرح نوازا ہے۔ کون سوچ سکتا تھا کہ قادیان سے اٹھنے والی ہلکی سی آواز فضاؤں میں اس طرح گونجے گی کہ ساری دنیا بیک وقت سنے گی۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل تسلسل کے نتیجہ میں ہے جو اس نے حضرت اقدس کی جانشینی کی صورت میں جماعت کو عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس تسلسل کو تا قیامت جاری رکھے۔

مرا گمان یقیں میں بدل دیا تُو نے
مری خرد پہ یہ کیسا کرم کیا تُو نے
مرے خیال کے سینے سے زخم رِستا تھا
بس اِک نگاہ سے ہر زخم کو سِیا تُو نے

ــــــــ ابوالاقبال

سات سمندر پار کسی کی ہلکی سی آواز
بن جاتی ہے روحوں کی بیتابی کی ہمراز

پَر والوں کو لے ڈوبا ہے کس بَل کا احساس
وہ کیا جانیں، وہ کیا سمجھیں، بے پَر کی پرواز

مَیں نے پاؤں پاؤں چل کر منزل پانا چاہی
تُو نے دی رفتار کو تیزی وہ بھی بے انداز

یوں لگتا ہے راتوں رات بہت کچھ اَدلا بَدلا
یوں لگتا ہے میرے عجز کا ہے یہ کوئی راز

ایک اکیلا آج کروڑوں کی صورت میں جھلکا
تیرے منہ کی ہر اک بات ازل سے ہے اعجاز

میرے شہر کے کُوچے کوچے میں ہے ایک صلیب
میرے شہر میں دارو گیر ہے جینے کا انداز

لہروں لہروں تیر کے ہم طوفانوں سے ٹکرائے
ہر منجدھار کو غور سے دیکھ کے جانا، خانہ ساز

سچّی بات کی خوشبو ہر سُو ہر دَم پھیلتی جائے
جھوٹ اکیلا رہ جاتا ہے بے دم، بے دمساز

میرے زخموں سے آتی ہے پھولوں کی خوشبو
میرے آنسو ہیں در پردہ خوشیوں کے غمّاز

کاش نسیم زمانہ ہم سے مل کر چلتا جائے
دنیا بھر کی خدمت اپنی خدمت کا ہے راز

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بابرکت منظوم کلام

ٹوٹے کاموں کو بناوے جب نگاہِ فضل ہو ٭ پھر بنا کر توڑ دے اِک دم میں کر دے تار تار

تُو ہی بِگڑی کو بناوے توڑ دے جب بن چکا ٭ تیرے بھیدوں کو نہ پاوے سَو کرے کوئی بچار

جب کوئی دل ظلمتِ عصیاں میں ہووے مُبتلا ٭ تیرے بِن روشن نہ ہووے گو چڑھے سُورج ہزار

اس جہاں میں خواہشِ آزادگی بے سُود ہے ٭ اِک تری قیدِ محبّت ہے جو کر دے رستگار

دل جو خالی ہو گدازِ عشق سے وہ دل ہے کیا ٭ دل وہ ہے جس کو نہیں بے دلبرِ یکتا قرار

فقر کی منزل کا ہے اوّل قدم نفئ وجود ٭ پس کرو اس نفس کو زیر و زبر از بہرِ یار

تلخ ہوتا ہے ثمر جب تک کہ ہو وہ ناتمام ٭ اِس طرح ایماں بھی ہے جبتک نہ ہو کامل پیار

تیرے مُنہ کی بھوک نے دل کو کیا زیر و زبر ٭ اَے مرے فردوسِ اعلیٰ اب گرا مجھ پر ثمار

اَے خدا اَے چارہ سازِ درد ہم کو خود بچا ٭ اَے مرے زخموں کے مرہم دیکھ میرا دل فگار

باغ میں تیری محبّت کے عجب دیکھے ہیں پھل ٭ ملتے ہیں مشکل سے ایسے سیب اور ایسے انار

تیرے بِن اَے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے
ایسے جینے سے تو بہتر مَر کے ہو جانا غبار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ میں نظامِ امامت کا قیام

تاریخ احمدیت کے اہم گوشے

امامتِ اُولیٰ کا قیام

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کے بعد ایک بہت اہم سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ جماعت کے مستقبل کی قیادت کی شکل کیا ہوگی؟ کیا یہ اُن گدیوں کی نہج پر چل پڑے گی جن میں پیروں کا روحانی ورثہ پُراسرار طریق پر خود بخود اولاد میں نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا رہتا ہے۔ یا جمہوریت کی اس ڈگر پر چل پڑے گی کہ طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں۔ لہٰذا مذہبی امور میں بھی عوام ہی کا اقتدار چلے گا اور جمہوری طریق پر ایک ایسی مذہبی قیادت کو جنم دیا جائے گا جو نہ صرف عوام کے سامنے جواب دہ ہو بلکہ عوام کی منشاء کے رحم و کرم پر رہے جب تک وہ اُسے قابل سمجھیں قیادت پر فائز رکھیں، جب نا اہل تصوّر کرنے لگیں یا اپنے مزاج کے خلاف پائیں تو اسے ردّ کر دیں۔

تیسرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ قیادت وہ طریق اختیار کرے گی جو مذہبی جماعتوں کے شایانِ شان ہے۔ اس طریق کا فلسفہ یہ ہے کہ مذہبی قیادت جب بگڑ جائے تو کسی جمہوری یا آمرانہ طریق پر اس کی اصلاح نہیں ہوا کرتی بلکہ ایسے مواقع پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ خود قیادت کے اہل کسی انسان کو قیادت کے لئے چنتا اور اپنی نظر کے نیچے اسے ایک جماعت کی تربیت کی توفیق عطا کرتا ہے۔ پس اس کے بعد وہ تربیت یافتہ جماعت اللہ تعالیٰ کے تصرف اور منشاء کے مطابق اپنے درمیان سے ایک ایسے متقی شخص کا انتخاب کرتی چلی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی نیابت کرتا ہے۔ اس طریق پر جب اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مشیّت کے مطابق ایک دفعہ وہ ان کا امام مقرر ہو جاتا ہے تو پھر تا حینِ حیات وہ ان کا امام رہتا ہے اور کوئی دنیوی طاقت قیادت کی یہ چادر اس سے چھین نہیں سکتی۔

یہ امام جماعت انسانوں کے سامنے نہیں بلکہ صرف اپنے رب کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔ گویا جہاں تک مذہبی جمہوریت کا تعلق ہے اس میں جمہور اللہ تعالیٰ کی مشیّت کا آلۂ کار تو ضرور بنائے جاتے ہیں مگر اقتدارِ اعلیٰ خدا ہی کے ہاتھ میں رہتا ہے اور وہی ایک مقتدر ہستی ہے جس کے سامنے یہ مذہبی قیادت ہمیشہ جواب دہ رہتی ہے۔

پس سوال یہ تھا کہ ان تینوں میں سے کونسا نظام اس جماعت کے لئے مناسب اور مفید ہوگا۔

جماعت احمدیہ نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے وصال پر متفقہ طور پر جس طریق پر اجماع کیا وہ امامت کا طریق تھا اس کے مقابل پر پیری مُریدی یا بادشاہی کے فرسودہ نظام کو بھی ردّ کر دیا گیا اور دنیاوی جمہوریت کے اس نظام کو بھی ٹھکرا دیا جو مغربی فلسفہ کی پیداوار ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضور کے وصال کے بعد آپ کی تدفین سے پہلے جب آپ کی نعش مبارک بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے لائی گئی تو جماعت کے برسرآوردہ لوگوں نے باہم مشورہ سے نئے امام کی جانشینی کے مسئلے پر غور کرنا شروع کیا۔ مکرم خواجہ کمال الدین صاحب نے جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کی وفات سے دو چار روز پہلے رؤیا میں یہ دکھایا تھا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے وصال کے بعد حضرت حکیم نورالدین صاحب آپ کی جانشینی کریں گے بزرگانِ جماعت اور انجمن کے سرکردہ ممبروں میں حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کو امام جماعت منتخب کرنے کے بارہ میں رائے ظاہر کی۔ تمام احباب جماعت کی نظریں پہلے ہی اس بزرگ اور عاشقِ صادق غلام پر پڑ رہی تھیں۔ چنانچہ بلا توقف ہر ایک نے آپ کے حق میں رائے دی۔ البتہ مولوی محمد احسن صاحب سے جب پوچھا گیا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب سے بھی مشورہ کر لینا ضروری ہے۔ چنانچہ جب آپ سے مشورہ لیا گیا تو آپ نے نہایت شرحِ صدر سے اس رائے سے اتفاق کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حضرت مولانا سے بڑھ کر کوئی نہیں اور امام ضرور ہونا چاہیئے اور حضرت مولانا ہی امام ہونے چاہئیں ورنہ اختلاف کا اندیشہ ہے اور حضرت (بانیٔ سلسلہ احمدیہ) کو اللہ نے بتایا ہے کہ اس جماعت کے دو گروہ ہوں گے ایک کی طرف خدا ہوگا۔" (اصحاب احمد جلد دوم صفحہ ۵۸۹ طبع اوّل ۱۹۵۲ء)

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں اکابرینِ جماعت نے جب متفقہ طور پر یہ درخواست کی کہ وہ امامت کی ذمہ داریاں سنبھال لیں تو آپ نے ایک نہایت پُر از معرفت تقریر فرمائی جس میں جماعت کو توحید کا سبق دے کر الٰہی خوشخبریوں کے پورا ہونے کے فلسفہ کے بارہ میں کچھ فرمایا اور پھر اپنے امام منتخب ہونے سے متعلق اپنے دلی جذبات اور خیالات کا ان الفاظ میں اظہار فرمایا:۔

"میری پچھلی زندگی پر غور کر لو۔ مَیں کبھی امام بننے کا خواہش مند نہیں ہوا۔ مولوی عبدالکریم صاحب امام الصلوٰۃ بنے تو مَیں نے بھاری ذمہ داری سے اپنے تئیں سبکدوش خیال کیا تھا مَیں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں اور میرا رب مجھ سے بھی زیادہ واقف ہے مَیں دُنیا میں ظاہرداری کا خواہش مند نہیں۔ مَیں ہرگز ایسی باتوں کا خواہش مند نہیں۔ اگر خواہش ہے تو یہ کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اس خواہش کے لئے مَیں دُعائیں کرتا ہوں۔ قادیان بھی اسی لئے رہا اور رہتا ہوں اور رہوں گا۔ مَیں نے اس فکر میں کئی دن گزارے کہ ہماری حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہوگی۔ اسی لئے مَیں کوشش کرتا رہا کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے ... اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سُن لو کہ بیعت بِک جانے کا نام ہے۔"

آخر میں آپ نے ارشاد فرمایا:۔

"اب تمہاری طبیعتوں کے رُخ خواہ کسی طرف ہوں، تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی۔ اگر یہ تمہیں منظور ہو تو مَیں طوعاً و کرہاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں۔ وہ بیعت کے دس شرائط بدستور قائم ہیں۔ ان میں خصوصیت سے مَیں قرآن کو سیکھنے اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے، واعظین کے بہم پہنچانے اور ان امور کو جو وقتاً فوقتاً اللہ میرے دل میں ڈالے شامل کرتا ہوں۔ پھر تعلیم دینیات، دینی مدرسے کی تعلیم میری مرضی اور منشاء کے مطابق کرنا ہوگی اور مَیں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لئے اٹھاتا ہوں (۔)۔

یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں جس کا کوئی رئیس نہیں وہ مر چکی۔"

اس تقریر کے بعد بیک زبان حاضرین نے باآوازِ بلند یہ عہد کیا کہ ہم آپ کے تمام احکام مانیں گے آپ ہمارے امیر ہیں اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے جانشین۔ چنانچہ اس اقرار کے بعد حضرت حکیم نورالدین امام جماعت احمدیہ الاوّل نے جملہ حاضرین سے جن کی تعداد بارہ ۱۲۰۰ سو تھی، بیعت لی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک نیا دن طلوع ہُوا۔ یہ دن قدرتِ ثانیہ کا دن تھا جس نے تا ابد جماعت احمدیہ کے ساتھ رہنا تھا اور جس کی خوشخبری حضرت بانیٔ سلسلہ نے جماعت کو دی تھی۔

امامتِ ثانیہ کا قیام

۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء جمعہ کا دن تھا حسب سابق حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل نے صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کو خطبہ دینے کا ارشاد فرمایا۔ جمعہ سے کچھ دیر پہلے اچانک آپ کی طبیعت گرنے لگی۔ اکثر دوست جمعہ کیلئے بیت اقصیٰ میں جا چکے تھے۔ آپ نے ساعت وصال قریب دیکھ کر اپنے صاحبزادہ عبدالحی کو بلوایا اور فرمایا (۔)

"مَیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو (۔) اور خدا کا برگزیدہ انسان سمجھتا ہوں مجھے ان سے اتنی محبت تھی کہ جتنی مَیں نے ان کی اولاد سے کی تم سے نہیں کی۔ قوم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں اور مجھے اطمینان ہے کہ وہ ضائع نہیں کرے گا۔ تم کو مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کی کتاب کو پڑھنا پڑھانا اور عمل کرنا۔ مَیں نے بہت کچھ دیکھا پر قرآن جیسی چیز نہ دیکھی۔ بے شک یہ خدا کی کتاب ہے۔ باقی خدا کے سپرد۔"

اسی طرح اپنی صاحبزادی امۃ الحی کو پیغام دیا کہ وہ میرے مرنے کے بعد میاں صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے کہہ دیں کہ عورتوں میں بھی درس دیا کریں

حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل کی وفات عین جمعہ کے وقت ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر "دارالسلام" جانے سے پہلے کچھ دیر کے لئے اپنے گھر تشریف لے گئے تو اچانک حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کا ملازم گھبرایا ہوا پہنچا کہ نواب صاحب نے گھوڑا گاڑی بھیجی ہے فوراً تشریف لے آئیں چنانچہ آپ اسی وقت گاڑی میں سوار ہو کر روانہ ہو گئے لیکن ابھی راستہ ہی میں تھے کہ ایک دوسرا ملازم دوڑتا ہوا آیا اور حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل کے وصال کی اندوہناک خبر دی۔ آپ کوٹھی پہنچتے ہی اپنے نہایت مشفق استاد اور مہربان آقا کی نعش مبارک کے پاس پہنچے۔ اس سراپا نور مقدس وجود کا چہرہ دیکھا اور بڑے الحاح سے آپ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرنے کے بعد باہر دوستوں کے مجمع میں تشریف لے آئے باہر دوستوں کا غم سے برا حال ہوا جاتا تھا۔ جس نے بھی یہ خبر سنی پریشان حال دوڑتا ہوا "دارالسلام" پہنچا۔ چنانچہ بہت جلد غمزدہ مخلصین کی ایک بھاری تعداد کوٹھی کے وسیع و عریض بیرونی صحن میں جمع ہو گئی۔ اسی حالت میں نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ اور سب احباب نماز کے لئے بیت نور میں جمع ہو گئے۔ نماز کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ایک مختصر تقریر فرمائی اور فرمایا کہ یہ ایک نازک وقت ہے اور جماعت کے لئے ایک بھاری ابتلاء کی گھڑی درپیش ہے۔ سب لوگ گریہ و زاری کے ساتھ اپنے خدا کے حضور دعائیں کریں کہ وہ اس اندھیرے وقت میں جماعت کے لئے روشنی پیدا فرمائے اور ہمیں ہر رنگ میں ٹھوکر سے بچا کر اس راستہ پر ڈال دے جو جماعت کے بہتر اور مبارک ہے۔ جن لوگوں کو طاقت ہو وہ کل ہفتہ کے دن روزہ رکھیں تاکہ رات کی نمازوں اور دعاؤں کے ساتھ کل کا دن بھی دعا اور ذکر الٰہی میں گزرے اس تقریر نے سکینت اور تسلی کی ایک لہر دلوں میں دوڑا دی اور سبھی اپنے خدا کے حضور جھکتے اور اسی سے فضل کی التجا کرتے ہوئے عاجزانہ دعاؤں میں لگ گئے۔

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء بروز ہفتہ قادیان میں حاضر الوقت احمدی احباب عصر کی نماز کے بعد انتخاب امامت کے لئے بیت نور میں جمع ہوئے۔ قریب دو ہزار کا مجمع تھا۔ سب سے پہلے نواب محمد علی خاں صاحب نے حضرت امام جماعت اوّل کی وصیت پڑھ کر سنائی جس میں جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع ہو جانے کی نصیحت تھی۔ مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی نے جو جماعت کے بڑے بزرگوں میں سے تھے، کھڑے ہو کر تقریر کی اور امامت کی ضرورت اور اہمیت بتا کر تجویز کی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ اوّل کے بعد میری رائے میں ہم سب کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ پر جمع ہو جانا چاہیئے کہ وہی ہر رنگ میں اس مقام کے اہل اور قابل ہیں۔ اس پر سب طرف سے ہاں حضرت میاں صاحب! حضرت میاں صاحب کی آوازیں اٹھنے لگیں اور سارے مجمع نے بالاتفاق اور بالاصرار کہا کہ ہم اس تجویز کو بدل و جان قبول کرتے ہیں۔

ہمارے آقا حضرت صاحبزادہ صاحب ہماری بیعت قبول فرما دیں اس پر حاضرین مجلس بلا توقف بے اختیار لبیک لبیک کہتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف بڑھے۔

یہ نظارہ اور لوگوں کا جوش و خروش کسی دیکھنے والے کو بھول نہ سکتا تھا لوگ چاروں طرف سے بیعت کے لئے ٹوٹے پڑتے تھے اور یوں نظر آتا تھا کہ خدائی فرشتے لوگوں کے دلوں کو پکڑ پکڑ کر منشائے ایزدی کی طرف کھینچے لا رہے ہیں۔ اس وقت شوق کا یہ عالم تھا کہ لوگ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ چاروں طرف سے آواز اٹھ رہی تھی کہ حضور! ہماری بیعت قبول کریں۔ حضور! ہماری بیعت قبول کریں۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے چند لمحات کے تامل کے بعد جس میں ایک عجیب قسم کا عالم تفکر تھا۔ فرمایا مجھے تو بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں۔ اس پر مولوی سید سرور شاہ صاحب نے کہا میں بیعت کے الفاظ بولتا جاتا ہوں۔ آپ ان کو دہراتے ہوئے لوگوں کی بیعت لینا قبول کریں۔

غرض جب حاضر الوقت لوگوں کا اصرار بڑھا تو آپ نے پوری ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے اپنا ہاتھ بیعت لینے کے لئے بڑھایا۔ اور بیعت شروع ہو گئی۔ الفاظ بیعت کا سننا تھا کہ یک لخت مجلس پر ایک سناٹا چھا گیا۔ جو لوگ قریب نہیں پہنچ سکتے تھے انہوں نے اپنی پگڑیاں پھیلا کر یا ایک دوسرے کی پیٹھوں پر ہاتھ رکھ کر بیعت کے الفاظ دہرائے اور اس طرح حضرت بانیٔ سلسلہ کی یہ بتائی ہوئی خبر کھل کر بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی کہ "میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"۔

بیعت کے بعد لمبی دعا ہوئی پھر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایک روح پرور اور سکینت بخش تقریر فرمائی۔

امامتِ ثالثہ کا قیام

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو انتقال فرما گئے۔ آپ کی وفات کے بعد امامت ثالثہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ سیکرٹری صاحب مجلس مشاورت کی طرف سے اس ضمن میں جو اعلان شائع ہوا۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

"تمام احباب جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آج مورخہ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء بعد نماز عشاء (بیت) مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی مقرر کردہ مجلس انتخاب (امامت) کا اجلاس بصدارت جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ منعقد ہوا جس میں حسب قواعد ہر ممبر نے (امامت) سے وابستگی کا حلف اٹھایا اور اس کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ ربہ، کو آئندہ کے لئے (امام جماعت) منتخب کیا۔ اراکین مجلس انتخاب نے اسی وقت آپ کی بیعت کی۔ جس کے بعد آپ نے خطاب فرمایا اور پھر تمام موجود احباب نے جن کی تعداد اندازاً پانچ ہزار تھی رات ۱۰½ بجے آپ کی بیعت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس انتخاب کو منظور فرما کر نہایت بابرکت فرمائے۔ اس طرح ہم ایک دفعہ پھر ایک نازک دور میں سے گزر کر الوصیت کی (خدائی خبر) کے مطابق ایک ہاتھ پر جمع ہو گئے ہیں (۔)

سیکرٹری مجلس مشاورت

(الفضل ۱۰ نومبر ۱۹۶۵ء)

امامتِ رابعہ کا قیام

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث ۹ جون ۱۹۸۲ء کو اسلام آباد میں وفات پا گئے۔ آپ کی وفات کے بعد ربوہ میں ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو امامت رابعہ کا انتخاب ہوا۔ اس بارے میں سیکرٹری مجلس شوریٰ نے درج ذیل اطلاع دی جو ضمیمہ الفضل ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو شائع ہوئی

"تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آج مورخہ ۱۰ جون ۱۹۸۲ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر (بیت) مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی مقرر کردہ مجلس انتخاب (امامت) کا اجلاس بصدارت جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حسب قواعد ہر رکن نے (امامت) احمدیہ سے وابستگی کا حلف اٹھایا اور اس کے بعد حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ ربہ، کو (امام جماعت) منتخب کیا۔ اراکین مجلس انتخاب (امامت) نے اسی وقت آپ کی بیعت کی جس کے بعد احباب کو (بیت) میں آنے کی عام اجازت دے دی گئی اور (بیت) اور گردونواح کے جملہ موجود احباب جماعت نے جن کی تعداد تقریباً بیس سے پچیس ہزار کے درمیان تھی آپ کی بیعت کی۔ بیعت لینے کے بعد حضرت (امام جماعت احمدیہ الرابع) ایدہ اللہ نے نماز عصر پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ اس انتخاب کو منظور فرماتے ہوئے اسے بابرکت فرمائے۔

اے ہمارے رحیم اور رحمن خدا!

اے ہمارے کریم اور ودود رب! ہم تیرے شکر گزار ہیں کہ تو نے ہمیں اپنے فضل سے نوازا اور ہماری حالتِ خوف کو ایک بار پھر امن میں بدل دیا۔ اے ہمارے قادر اور قیوم خدا ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ایک بار پھر تیرے (حضرت بانی سلسلہ کی بتائی ہوئی خدائی خبر) مندرج رسالہ الوصیت پوری شان و شوکت کے ساتھ پوری ہوئی (۔)

خاکسار

سیکرٹری مجلس شوریٰ

۱۰ جون ۱۹۸۲ء بوقت پونے پانچ بجے شام

(ضمیمہ الفضل ۱۰ جون ۱۹۸۲ء)

خدا سے ذاتی تعلق

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ہمارا اوڑھنا بچھونا دعا ہی ہے اور ہمیشہ دعا ہی ہمارا اوڑھنا بچھونا رہنی چاہیئے۔ خدا سے ذاتی تعلق ہی جماعت احمدیہ کی زندگی ہے اور کسی ایک انسان کا خدا سے ذاتی تعلق کا ہونا کافی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بکثرت دنیا کے کونے کونے میں ہر احمدی کو یہ تعلق ذاتی طور پہ قائم کرنا ہوگا اور ہر احمدی کو اپنے علاقہ کے لئے اس الٰہی تعلق کا نشان بننا ہوگا۔ جب تک بکثرت تمام دنیا میں احمدیت کی صداقت کا یہ نشان ظاہر نہیں ہوتا۔ آپ محض دلیل کی رو سے دنیا کے دل نہیں جیت سکتے۔ دنیا اتنی تیزی کے ساتھ مادہ پرستی کی طرف دوڑ رہی ہے کہ وہ نقد سودوں کی عادی ہو چکی ہے۔ مشاہدات کی دنیا میں رہتے رہتے انسان محض اس چیز کا قائل ہونے پر آمادہ ہوتا ہے جیسے وہ آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے دیکھے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

تا نہ باشیم از وجودِ خود بروں
تا نہ گردد پُر ز مہرش اندروں

جب تک ہم اپنے وجود سے علیحدہ نہ ہو جائیں اور جب تک سینہ اسکی محبت سے بھر نہ جائے

تا نہ بر ما مرگ آید صد ہزار
کے حیاتے تازہ بینیم از نگار

جب تک ہم پر لاکھوں موتیں وارد نہ ہوں تب تک ہمیں اس محبوب کی طرف سے نئی زندگی کب مل سکتی ہے

تا نہ ریزد ہر پر و بالے کہ ہست
مرغِ ایں رہ را پریدن مشکل است

جب تک اپنے اگلے بال و پر نہ جھاڑ ڈالے تب تک اس راہ کے پرندے کیلئے اڑنا مشکل ہے

بد نصیبے آنکہ وقتش شد بباد
یار آزردہ دلِ اغیار شاد

بدقسمت ہے وہ شخص جس کا وقت برباد ہو گیا۔ یار ناراض ہو گیا اور دشمنوں کا دل خوش ہُوا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اللہ تعالےٰ سے محبت کے طریق پر روشنی ڈالتے ہیں۔ جب تک انسان اپنی خودی میں غرق رہتا ہے اس وقت تک وہ اللہ تعالےٰ کی محبت حاصل نہیں کر سکتا۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ سے محبت کے لئے لازم ہے کہ ہم اپنے وجود سے الگ ہو جائیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اس حد تک عجز و انکسار کریں کہ گویا ہمارا کوئی وجود ہے ہی نہیں اور یہاں وجود سے مراد جسم نہیں بلکہ اپنے خیالات اپنی امنگیں اور اپنے ارادے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ جب تک ہم ان تمام باتوں کو ترک نہیں کر دیتے اس وقت تک ہمارے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت صحیح معنوں میں پیدا نہیں ہو سکتی ہمیں چاہیئے کہ ہم ان باتوں سے گریز کریں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنے سینے میں جگہ دیں۔

ان باتوں سے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے حضور اس طرح بھی بیان فرماتے ہیں کہ جب تک ہم پر لاکھوں موتیں نہ وارد ہو جائیں اس وقت تک ہم اللہ تعالیٰ سے نئی زندگی حاصل نہیں کر سکتے۔ موت کا وارد ہونا بھی در اصل اپنی خواہشات کو مارنے کے مترادف ہے جب تک انسان اپنی خواہشات کی پرستش کرتا ہے جب تک اس کے دل میں یہ خواہش رہتی ہے کہ اس کی دنیاوی امیدیں بر آتی رہیں اور اس کی خواہشات پوری ہوتی رہیں اس وقت تک اگرچہ دنیاوی زندگی تو اسے حاصل رہتی ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے اللہ تعالےٰ سے ایک نئی روحانی زندگی پالی ہے۔ نئی روحانی زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی وقت ملتی ہے جب انسان اپنی نفی کرتا ہے اور اپنے آپ کو کلی طور پر اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے گویا کہ اپنے آپ کو کلی طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے۔ وہ اپنے ساز و سامان کے متعلق یہ نہ سمجھے کہ یہی اس کی کامیابی کا باعث بن سکتے ہیں جس طرح عام حالات میں پرندے کو اڑنے کے لئے بال و پر چاہئیں اور وہ بال و پر کے بھروسہ پر ہی اڑتا ہے جس کے مقابل پر حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قدم مارنے کے لئے یا اس کی راہ میں پرواز کے لئے انسان کو اپنے بال و پر سے بے بہرہ ہونا پڑتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنا وقت برباد کیا یعنی جو باتیں بتائی گئی ہیں ان کے مطابق عمل نہ کیا وہ اپنے دنیاوی دوستوں کو جو در حقیقت اس کے دشمن ہیں خوش کر سکتا ہے لیکن اپنے دوست کو یعنی خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے کا باعث بن جائے گا اور اس میں کیا شک ہے کہ جو شخص بھی ایسا کرے وہ بد نصیب ہی کہلانے کا مستحق ہے۔ گویا کہ ان اشعار میں حضور نے ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی ہے کہ خدا تعالیٰ کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں ایسے عجز و انکسار کا مظاہرہ کرنا چاہیئے کہ گویا ہم اپنی زندگی اور اپنے ساز و سامان کی کلی طور پر نفی کر رہے ہیں۔ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے در پر اس طرح حبہ کا دے کہ جو کچھ ملے گا اسی سے ملے گا اور جو کچھ اس سے ملے گا وہی در اصل ہماری مراد ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں کسی شخص کو اپنا وقت برباد نہیں کرنا چاہیئے یہ بات کہ ایسا ہم آئندہ کر لیں گے وقت برباد کرنے کے مترادف ہے ہمیں فوری طور پر اپنے آپ کو خدا کے اس طرح حوالے کر دینا چاہیئے کہ وہ ہمیں ایک نئی زندگی عطا فرما دے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضور کے ان اشعار کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔ ہم اپنی دنیاوی زندگی کی نفی کرتے ہوئے اس سے روحانی زندگی پالیں اور یہی در اصل انسان کی پیدائش کا مقصد ہے۔

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
"انسان کے واسطے یہ مشکل ہے کہ وہ سچی توبہ کرے۔ ایک طرف سے توڑ کر دوسری طرف جوڑنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ ہاں مگر جسے خدا تعالےٰ توفیق دے۔ ہاں ادب سے، حیا سے، شرم سے اس سے دعا اور التجا کرنی چاہیئے کہ وہ توفیق عطا کرے اور جو ایسا کرتے ہیں وہ پا بھی لیتے ہیں۔ اور ان کی سُنی بھی جاتی ہے۔"
(ملفوظات جلد سوم صٖ ۲۵۰)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

۰۔ فوٹو گرافی ۰۔ فوٹو سٹیٹ
۰۔ سامان فوٹو گرافی ۰۔ پولا رائڈ فوٹو
کیلئے
فوٹو ٹائم
۴۔ بلال مارکیٹ ربوہ کو یاد کریں
فون ـــــ ۷۳۶

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنَّاصِر
نیو الرّحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی ۔ فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

حبوب مفید اطہرا
۲۰ گرام ۱۶/-
۶۰ گرام ۴۸/-

اکسیر اولاد نرینہ
(کورس)
۱۵۰/- روپے

زد جام عشق
خاص
۴۸۰/- روپے

روشن کاجل
۵/- روپے

تریاقِ معدہ
۱۰/- روپے
۲۰/- روپے

NASIR

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ
فون: ۶۳۴ فیکس: ۵۳۴ - ۰۴۵۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا سلطان محمود انور

مسلمانوں میں نظام خلافت کا قیام

برصغیر کی تقسیم سے قبل بھی کبھی کبھی ایسی آواز کان میں پڑتی رہتی تھی کہ عالم اسلام کی جملہ مشکلات کا حل نظام خلافت کے قیام میں مضمر ہے۔ لیکن پاکستان کے قیام کے بعد نظام خلافت کے لئے جذبے شدت سے اُبھرنے لگے۔ آج پاکستان کے قیام پر بھی چھیالیس سال کا طویل عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن ایسے نظام خلافت کے قیام کا معاملہ جس سے عالم اسلام کی مشکلات اور مصائب رفع ہو جائیں ہنوز روزِ اوّل والا معاملہ ہے دراصل عوام الناس کو ان عوامل کا سطحی علم بھی نہیں۔ جو نظام خلافت کے قیام میں آج تک روک بنے ہوئے ہیں۔ لیکن خواص بھی اگر ان عوامل سے آگاہ ہیں تو پھر بھی انہیں زبان پر لانے سے مستقلاً گریزاں چلے آتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان موانع سے پردہ اٹھائے بغیر قدم آگے نہیں بڑھ سکتا۔ لیکن اُن موانع کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نظام خلافت کے قیام کی راہ سے انہیں دور ہٹانا یقیناً جان جوکھوں کا کام ہے۔ جو کسی فردِ واحد یا چند بے یار و مددگار افراد کے بس کا روگ نہیں۔ اسی لئے خلافت کے نظام کی آرزو اور زبانی ہاؤ ہو سے بات طویل عرصہ میں آگے نہیں بڑھی۔ اور۔ خدا لگتی بات یہ ہے۔ کہ جو لوگ محض بیان بازی اور لچھے دار تقریر، تحریر کے ذریعہ کام نکالنا چاہتے ہیں انہیں دراصل سنجیدگی کے ساتھ نظام خلافت کے قیام کی راہ میں جو دیواریں اور روکیں حائل ہیں۔ ان کو منظر عام پہ لانا چاہئے۔ تاکہ اگر وہ اپنی ذہنی کاوشوں اور فکری صلاحیتوں سے اُن دیواروں کو عبور نہیں کر سکتے۔ تو خدا کا دیگر کوئی بندہ شاید اس راہ میں کوئی مفید خدمت انجام دے سکے۔

نظام خلافت کے قیام میں سب سے پہلی اور بنیادی روک دراصل یہ چلی آتی ہے کہ جس ہستی کو عالم اسلام میں "خلیفہ" کے بلند منصب پر قوم و ملت دیکھنا چاہتی ہے۔ وہ خلیفہ یعنی جانشین کس کا متصور ہو اس کا PREDECESSOR یعنی پیش رو جو درحقیقت اصل اور افضل کا مقام رکھتا ہے۔ کون ہے؟ جس کا یہ خلیفہ یعنی جانشین کہلائے۔ کیونکہ یہ تو ہر کس و ناکس پر عیاں ہے کہ خلیفہ کسی کا جانشین ہوتا ہے۔ آج جس شخص کو خلیفہ قرار دیا جائے یا جو خلیفہ قرار پائے۔ اسے کس کا جانشین سمجھا جائے؟ گویا پہلے اس افضل ہستی کی تلاش اور تعیین ضروری ہے۔ جس کے جانشین کو دنیا کے سامنے پیش کرنا مقصود ہے کیونکہ جانشین کو قبول کرنے میں اس امر کا گہرا دخل ہے کہ اصل ہستی کون اور کس مقام و درجہ کی تھی۔ اس سوال سے آگے بہت سی شاخیں پھوٹتی ہیں۔ لیکن یہاں صرف ایک اشارہ کرنا ہی مقصود ہے۔ تاکہ وہ بنیاد کھل کر سامنے آ جائے۔ جس پر نظام خلافت کی عمارت تعمیر کرنا مقصود ہے۔

پھر محولہ بالا پہلے سوال سے نسبتاً زیادہ مشکل اور قابلِ توجہ یہ امر ہے کہ آج کی دنیا میں کون وہ خوش قسمت وجود ہے جو مسندِ خلافت پہ متمکن ہو۔ یہ بات ہرگز کسی دلیل کی محتاج نہیں کہ آج دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مسلمانوں کی سوچ کو ایک منصوبہ کے تحت منفی راہوں پر ڈال دیا گیا ہے اگر کسی فرد کے متعلق یہ سوال ہو کہ عالم اسلام کیلئے اسے بطور خلیفہ زیر غور لایا جائے تو اس فرد کی ہزاروں خامیوں کو برسرِ عام گنوانے میں کوئی ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ لیکن اس کی خوبیوں اور امتیازی اوصاف پر ایک بھی نگاہ نہیں اُٹھے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج سارے عالم اسلام میں "خلیفہ" تو کجا خود مسلمان کا لفظ متنازعہ بن کر رہ گیا ہے۔ پھر ایسی عالمگیر اختلافی فضا میں یہ تصوّر کر لینا کہ کسی فردِ واحد پر اُسے بطور خلیفہ قبول کرنے پر عالمی اجماع ہو جائے گا۔ ایک محض فرضی اور ناممکن بات ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج تک یہ آوازیں تو برابر اٹھتی آرہی ہیں کہ نظام خلافت کا قیام ہو۔ لیکن کسی بھی عالم یا مفکر کو یہ ہمت نہیں ہوئی کہ مسندِ خلافت کے لئے کسی فرد کا نام تجویز کرکے عالم اسلام سے اس کی توثیق یا اُس پر اتفاق کا مطالبہ کرے۔ کیونکہ ہر کوئی جانتا ہے کہ جس قدر اُمتِ مسلمہ ذہنی اور فکری اعتبار سے انتشار اور افتراق کا شکار ہو چکی ہے اُس کا کسی فردِ واحد پہ دنیا بھر میں متفق ہو جانا قیامت تک ممکن نہیں رہنے دیا گیا اور ایسی فضاء میں کسی کو خلیفہ کے منصب کے لئے تجویز کرنا خود جگ ہنسائی کا موقع پیدا کرنے والی بات ہے اور نظام خلافت کے داعیین اسی المناک حقیقت کا احساس کرتے ہوئے کبھی کسی شخص کو بطور خلیفہ نامزد کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور صاف ظاہر ہے کہ جب تک کسی فرد کا تصور ذہن میں نہ لایا جائے نظام خلافت کا قیام کیونکر ممکن ہو۔ آخر اس پیچیدہ مشکل کو کب تک عوام الناس سے چھپایا جائے گا؟

پھر مذکورہ بالا دونوں سوالوں سے زیادہ مشکل اور پیچیدہ پہلو اس مسئلہ کا یہ ہے کہ اگر بفرضِ محال یہ بھی طے ہو جائے کہ کس کا خلیفہ؟ اور اس پہ بھی اتفاق ہو جائے کہ کون خلیفہ ہو۔ تو پھر بھی یہ تلخ حقیقت اپنی جگہ ہے کہ اس خلیفہ کو قبول کرنے والے کون سے لوگ ہوں گے۔ امتِ مسلمہ تو بہتر سے بھی زائد ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہے۔ کون سے فرقہ یا طائفہ کے لوگ قبول کریں گے۔ کون کون سے ردّ کرکے اپنی سوچ پر اڑے رہیں گے۔ اس کا جواب کسی کے پاس نہیں۔ کیونکہ آج اگر کسی فردِ واحد پر اُمتِ مسلمہ متحد و متفق ہو جاتی ہے اور ہماری دلی تمنّا ہے کہ ایسی وحدت دوبارہ امتِ محمدیہ کو نصیب ہو) تو اس کا صاف نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام فرقوں نے آناً فاناً اپنی ہستی کی نفی کر دی ہے۔ اور اپنے اپنے مسلّمات سے دستبردار ہو کر وحدت کی لڑی میں شمولیت کر لی ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا ایسا کبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ امتِ مسلمہ کے تمام فرقے اور جملہ گروہ اپنی انفرادیت کو تیاگ کر بے نفسی کا جامہ پہن لیں۔ اور کسی ایک خلیفہ کے تابع ہو جائیں ایں محال است ..... والا معاملہ ہے قیامت تک فرقہ بندی کی تلواریں امتِ مسلمہ کے سر پہ رکھی جائیں گی۔ اس لئے مجوزہ خلیفہ کو قبول کرنے والی مخلوق کہاں سے آئے گی۔ یہ تیسرا سوال ہے جو نظام خلافت کی راہ میں حائل ہے اور اس کا توڑ آج کسی کے پاس نہیں اس لئے نظام خلافت کا قیام اگر ہو۔ تو کیونکر؟

پھر چوتھا سوال یہ اٹھتا ہے کہ مجوزہ خلیفہ کی اطاعت کی حدیں کہاں تک ممتد ہوں گی۔ شرعی اور دینی مسائل میں اس کی رائے کو کہاں تک مقدم جانا جائے گا۔ ہر فرقہ جس قدر اپنے مخصوص مسائل پہ جما بیٹھا ہے۔ آیا وہ خلیفہ ہر ایک کے مؤقف کی تائید کر دے گا۔ تو یک جہتی کس طرح ہو گی۔ اگر کسی ایک کے مؤقف کو ترجیح دے تو باقی کا رویہ کیا ہو گا۔ اور اگر بہ یک قلم سب کی تنسیخ کرکے اپنا عندیہ منوانا چاہیے تو کیا منظر ابھرے گا۔ نظام خلافت کی آواز بلند کرنے والوں کو اس صورتِ حال سے پردہ اٹھانا چاہیئے کہ خلیفہ کے منصب کی بابت ان کی سوچ کیا ہے۔ اور کل جب ان مسائل سے واسطہ پڑے گا۔ تو ان کے پاس کیا حل موجود ہے۔ جس سے دنیا کو فردِ واحد کے تابع کر دکھائیں گے۔ جبکہ مشاہدہ یہ کہتا ہے کہ بدقسمتی سے کوئی دو عالم بھی ایک دوسرے کے سامنے ہار ماننے کے لئے تیار نہیں ملتے۔

پانچواں سوال یہ ہے۔ کہ پاکستان کی حد تک اگر نظام خلافت کسی طور سے ممکن بھی تصور کر لیا جائے۔ تو باقی عالم اسلام کے کم و بیش پچاس ممالک آیا پاکستان کے پیچھے پیچھے چلنے کے لئے آمادہ ہو سکیں گے اس پہ کسی کی توجہ نہیں۔ حالانکہ باقی عالم اسلام کو ساتھ لئے بغیر کسی جزوی / علاقائی یا مقامی نوعیت کے نظام خلافت کا قائم کرنا لاتعداد موجودہ فرقوں کی تعداد میں ایک مزید بڑھانے کا عمل ہو گا۔

"اس سال مطمح نظر یہ رکھیں کہ انسان کو انسانیت کے آداب سکھائے جائیں۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت اچھے
صحت اچھی

دانت نکلوانا کوئی علاج نہیں
زندگی بھر دانت نکلوایئے
دانت درد کا فوری علاج

35 سالہ تجربہ کار

دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں / دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لاویں

شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون : 418

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا
ماسخورہ، خون کا آنا پانی کا گرم اور سرد لگنے کا
تسلی بخش علاج ۔ فل سیٹ کے ماہر

ٹیڑھے اور بدصورت
دانت سیدھے اور خوبصورت
کئے جاتے ہیں

۱۲۰ فٹ ہیوی ڈیوٹی ڈش اینٹنا مع ریموٹ کنٹرول ونر ریسیور
عمدہ پرفارمنس صرف ۔/۱۵،۵۰۰ روپے ہیں۔ نیز
ہر قسم کی ڈشیں و دیگر سامان ہول سیل میں دستیاب ہے۔

ٹی وی پوائنٹ بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون : ۳۰۸۰۶
فیکس : ۶۱۰۱۷۸

معیار ـــــ اخلاق ـــــ خدمت

حیات سنز گولبازار ربوہ

فون
دکان :۔ ۶۹۷
رہائش :۔ ۷۷۹

ہر قسم کی کراکری، کرسیاں، نئے شامیانے، قناتیں، ڈنرسیٹ، صوفہ سیٹ و دیگر سامان (دعوت)
کرایہ پر دستیاب ہے ـــــ پروپرائیٹر : محمد حیات جنجوعہ

لاہور میں آپ کا اپنا سب سے پرانا ادارہ

سلور لنک کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ ایجنسی

ہر قسم کی اردو و انگلش جدید ترین ٹیکنالوجی پر اعلیٰ اور معیاری کمپوزنگ اور ہر طرح
کی آفسٹ پرنٹنگ مثلاً لیٹر پیڈ۔ وزٹنگ کارڈ۔ بروشرز۔ بکس۔ میگزین کی پرنٹنگ
کے لئے تشریف لائیں

سلور لنک کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ ایجنسی

احسان منزل نمبر ۲ رائل پارک۔ لاہور ـــــ فون : ۶۳۶۹۸۸۷

راولپنڈی اسلام آباد میں معیار اور کفایت کے لئے فریج، فریزر، کوکنگ
رینج، گیزر، واشنگ مشین، ہیٹر، چولہے اور پنکھے۔

احمد برادرز
شہناز پلازا چاندنی چوک
سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
فون ۴۲۰۹۵۸

رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار۔ ربوہ

نئی اور جدید کراکری کے ساتھ ہر قسم کی معیاری پکوائی کا انتظام موجود ہے
زیر نگرانی : رفیع الدین گولبازار۔ ربوہ

باجوہ ڈیکوریشن اینڈ جنرل سٹور
باجوہ مارکیٹ
گول بازار
ربوہ

ڈے اینڈ نائٹ کار سروس

فون : دکان ـــ 568
پروپرائیٹر : مقبول احمد باجوہ

سنہری موقعہ

نہایت باموقعہ رقبہ ۴/۱، ۵، ۸، ۱۰ مرلہ ایک کنال، دو کنال
کے پلاٹس۔ سوئی گیس۔ پانی۔ بجلی اور پختہ سڑکوں
کی سہولتوں کے ساتھ۔ خواہش مند جلد رابطہ کریں

عزیز احمد خان
پراپرٹی مرکز
فون گھر ۲۱۴ ـــ ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

قدیمی ـــــ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

کراچی : ـــ فون : ۱۳۲۵۱
لاہور : D-1-۳ گلشن راوی
ملتان : ۱۸۱-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
رحیم یار خان : فون : ۷۹۹۸
ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون : ۵۸۸

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
ـــ تشریف لائیں ـــ
شکور بھائی
چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار۔ ربوہ

• ٹیلیویژن • ریفریجریٹرز • ڈیپ فریزرز • واشنگ مشین
• ڈیزرٹ کولرز۔ پنکھے • ٹی وی اینٹینا دستیاب
ہیں

ٹی وی ٹاؤن نڑوالہ چوک فیصل آباد۔ فون ۲۳۳۲۲

سفوف تبخیر معدہ ۔/۱۵ ۔/۳۰	ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) ۔/۱۵	دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ ۔/۱۵۰	زدجام عشق ۔/۱۲۰ ۔/۴۸۰	اکسیر لیکوریا (کیپسول) ۔/۳۰	کلین اپ چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے ۔/۱۵	سفوف اکسیر شوگر ۔/۲۵

جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئمۂ احمدیت کی تحریکات

حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل کی تحریکات

○ امامت کے قیام و استحکام کے بارے میں بار بار تلقین اور ارشادات

○ مسند احمد بن حنبل کی تدوین

○ ایک رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ کو نصیحت فرمائی کہ قرآن مجید سے یا میرے بعد میاں محمود سے پڑھ لینا۔

○ تیاری واعظین کی ہدایت ۲۳ جولائی ۱۹۰۸ء۔

○ یتامیٰ مساکین اور طالب علموں کے لئے تحریک۔ ۲۱ جنوری ۱۹۰۹ء۔

○ بورڈنگ مدرسہ تعلیم الاسلام کی تعمیر کے لئے ۳۰ ہزار روپیہ کی اپیل (بدر ۱۲ مئی ۱۹۰۹ء)۔

○ تعمیر بیت نور و بورڈنگ ہاؤس نیز توسیع بیت اقصیٰ دسمبر ۱۹۰۹ء۔

○ انجمن انصار اللہ کے قیام کی اجازت

○ لندن سے ایک میگزین جاری کرنے کیلئے خریداری کی تحریک۔ بدر ۶ مارچ ۱۹۱۳ء۔

○ الحکم کے دوبارہ اجراء پر اس کے لئے ۶ ہزار روپیہ کی تحریک جلسہ سالانہ ۱۹۱۳ء۔

○ اپنے جانشین کو وصیت کہ میرا جانشین متقی ہو عالم باعمل ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی تحریکات

○ اپیل برائے چندہ ریلیف فنڈ۔ ۱۹۱۴ء کی جنگ کی وجہ سے حکومت کی امداد کے لئے آپ نے ۱۳ ستمبر ۱۹۱۴ء کو چندہ دینے کی اپیل کی۔

○ مینارہ ... کی تکمیل کی تحریک:۔ ۲۷ نومبر ۱۹۱۴ء کو حضور اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے نے مینارہ کی تکمیل کی طرف توجہ دلائی۔

○ بیت لندن کے لئے چندہ کی اپیل:۔ ۶ جنوری ۱۹۲۰ء کو حضور نے قادیان کے احباب کو لندن میں احمدیہ بیت بنانے کی تحریک کی اور فرمایا کہ یہاں کے دوستوں کو دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔

○ "تحفہ شہزادہ ویلز" کی اشاعت کی تحریک:۔ شہزادہ ویلز ایڈورڈ ہشتم دسمبر ۲۱ء میں ہندوستان کے دورہ پر آئے تو حضور نے فرمایا ان کو جماعت کی طرف سے مناسب تحفہ پیش کیا جائے۔ یہ تحفہ ایک کتاب (تحفہ شہزادہ ویلز) کی شکل میں ۲۷ فروری ۱۹۲۲ء کو شہزادہ کے سامنے پیش کیا گیا۔

○ انسداد شدھی کی تحریک:۔ ۱۹۲۳ء میں آریوں کی اس سکیم کو ناکام بنانے کے لیے کہ ۷ کروڑ مسلمانوں کو ہندو بنایا جائے) ۵۰ ہزار روپے دینے کی تلقین مجلس شوریٰ کے اجلاس کے دوران فرمائی۔

○ چندہ تحریک خاص:۔ ۱۹۲۴ء میں انگلستان کی مشہور ویمبلے کانفرنس میں احباب کی خواہش پر شمولیت کے لئے چندہ خاص کی تحریک فرمائی۔

○ لندن مشن کے لئے مزید قربانی کی تحریک۔

○ بیت لندن کی مرمت کے لئے خواتین سے چندہ کی اپیل۔

○ بیت اقصیٰ قادیان کی توسیع کی تحریک۔

○ مسلمانانِ کشمیر کے لئے چندہ کی اپیل۔ ۱۹۳۱ء میں یہ تحریک فرمائی۔

○ ۱۹۳۴ء میں حضور نے امانت فنڈ میں رقم جمع کرانے کی اپیل کی۔

○ تحریک جدید۔ ۱۹۳۴ء کے آخر میں مجلس احرار کے پروپیگنڈے کے مقابلہ میں مرکز کی حفاظت کے لئے حضور نے ایک نہایت ہی اہم اور بابرکت سکیم "تحریک جدید" جاری فرمائی۔

○ جماعتی جھنڈا تیار کرنے کی تحریک یہ تحریک حضور نے ۱۹۳۹ء میں فرمائی۔

○ غرباء کے لئے غلہ فنڈ جمع کرنے کی تحریک:۔ جنگِ عظیم ثانی نے غرباء پر اثر ڈالا تو آپ نے اس حالت کو دیکھتے ہوئے احباب کو غلہ جمع کرنے کی تحریک فرمائی۔

○ وقفِ جائیداد اور وقفِ آمد:۔ ۱۹۴۴ء میں جماعت کی آئندہ ہنگامی ضروریات کے پیشِ نظر یہ تحریک فرمائی۔ اور جماعت نے تحریک پر لبیک کہتے ہوئے سوا کروڑ روپے کی آمد اور جائیداد پیش کر دی۔

○ تعلیم الاسلام کالج کے لئے روپیہ کی اپیل:۔ آپ کی مالی تحریکات میں سے اہم کڑی تعلیم الاسلام کالج کا قیام بھی تھا۔ اس غرض کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ چندہ کی تحریک فرمائی۔

○ تراجم قرآن کریم: ۱۹۴۴ء میں جب جنگِ عظیم ثانی کے ختم ہونے کے آثار پیدا ہوئے تو تراجم قرآن کریم کے لئے ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کی تحریک پیش فرمائی۔

○ تعلیم الاسلام کالج کی توسیع کے لئے چندہ کی تحریک: کالج میں ڈگری کلاسیں کھولنے کی ضرورت محسوس ہونے پر ۲ لاکھ روپیہ کی تحریک فرمائی۔ بعد میں بڑھا کر اسے پندرہ سولہ لاکھ کر دیا۔

○ ترجمہ قرآن کریم انگریزی کی اشاعت کی تحریک: انگریزی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہوا تو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی خاطر جماعت کو تحریک کی کہ اس کی ایک ہزار کاپیاں دنیا کے مشہور علماء، سیاستدانوں، لیڈروں اور سربراہوں کو دی جائیں۔

○ بیت مبارک ربوہ کی تعمیر کی تحریک: ۳ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو حضور اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے نے بیت مبارک کی بنیادی اینٹ رکھتے ہوئے تیس پینتیس ہزار روپیہ کی تحریک فرمائی۔

○ تحریک تعمیر بیوت بیرون: ۱۹۵۲ء کی مجلس شوریٰ کے موقع پر امریکہ، ہالینڈ، جرمنی، اٹلی، سپین اور فرانس میں بیوت الذکر تعمیر کرنے کی طرف توجہ مبذول فرمائی۔

○ تحریک اصلاح و ارشاد (مقامی):۔ ۱۹۵۸ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر اصلاح و ارشاد مقامی کے کام کو مضبوط تر بنانے کے لئے یہ تحریک فرمائی کہ ایک سو صاحب ثروت احباب تین سال تک ۲۵ روپیہ ماہوار کے حساب سے چندہ دیں۔

○ وقفِ جدید کی تحریک: ۲۷ دسمبر ۱۹۵۸ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور نے وقفِ جدید کی تحریک کا اعلان فرمایا۔ جس کا مقصد اصلاح و ارشاد کے فریضہ کے لئے ایسے لوگ تیار کرنا ہوں جو ایک نظام کے تحت کام کریں۔ اس تحریک کا نام وقفِ جدید انجمن احمدیہ رکھا گیا۔ اس کے روحِ رواں اس تحریک کے بانی کے فرزند دلبند حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ خدا کرے یہ تحریک دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے اور احمدیت کی مضبوطی کا بہترین ذریعہ ثابت ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی تحریکات

۱۔ مساکین کو کھانا کھلانے کی تحریک۔
۱۷ دسمبر ۱۹۶۵ء

۲۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کا قیام۔
جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء

۳۔ وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجراء۔
الفضل ۹ جولائی ۱۹۶۶ء

۴۔ تحریک جدید دفتر سوم کا اجراء۔
الفضل ۲۷ اپریل ۱۹۶۶ء

۵۔ تعلیم القرآن کی تحریک۔
الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء

۶۔ وقف عارضی کی تحریک۔
الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء

۷۔ مجلس ارشاد مرکزیہ کا قیام۔

۸۔ بد رسوم کے خلاف جہاد۔
الفضل ۲ جولائی ۱۹۶۷ء

۹۔ تحریک استغفار۔ الفضل ۲ جولائی ۱۹۶۸ء

۱۰۔ سورہ بقرہ کی سترہ آیات یاد کرنے کی تحریک۔ الفضل یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء

۱۱۔ مجلس موصیان کا قیام۔
الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء

۱۲۔ وقف بعد ریٹائرمنٹ کی تحریک۔

۱۳۔ اشاعت قرآن کی تحریک۔
الفضل ۵ جون ۱۹۷۳ء

۱۴۔ گھوڑے پالنے کی تحریک۔
الفضل ۸ مئی ۱۹۷۱ء

۱۵۔ مجلس صحت کا قیام۔
الفضل ۷ مارچ ۱۹۷۲ء

۱۶۔ تعمیر مہمان خانہ جات کی تحریک ۱۹۷۲ء

۱۷۔ سائیکل سفر کی تحریک ۱۹۷۳ء

۱۸۔ خدام کو غلیل رکھنے کی تحریک۔ ۱۹۷۳ء

۱۹۔ حفظ قرآن کی تحریک۔

۲۰۔ اطفال معیار کبیر و صغیر کا قیام۔

۲۱۔ گریجوئیٹ احباب کو وقف کی تحریک ۱۹۷۵ء

۲۲۔ وقف جدید کے درجہ دوم معلمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی تحریک۔ ۱۹۷۶ء
۲۳۔ کمیونٹی سنٹرز اور عیدگاہوں کے قیام کی تحریک۔ ۱۹۸۰ء
۲۴۔ انصار اللہ صف دوم کا قیام ۱۹۷۶ء
۲۵۔ ورزشی کلبوں کا قیام۔ ۱۹۸۱ء
۲۶۔ نصرت جہاں آگے بڑھو کی تحریک
۲۷۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا اجراء۔ ۱۹۷۳ء

ماخوذ از الفضل حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نمبر ۱۲، مارچ ۱۹۸۳ء

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی تحریکات

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے دورِ امامت کی اہم تحریکات کا ایک جائزہ:۔

○ ۱۳ر جون ۱۹۸۲ء کو حضور انور نے فلسطینی مسلمانوں کے لئے خصوصی دُعا کی تحریک کی۔

○ ۹ر جولائی ۱۹۸۲ء کو حضور نے مقدمات میں ملوث احمدی احباب کے لئے دُعاؤں کی تحریک کی۔

○ ۱۸ر جولائی ۱۹۸۲ء کو شرک کے خلاف عَلَمِ جہاد بلند کرنے کی تحریک کی۔

○ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۸۲ء کو حضور انور نے جماعت کے نابینا افراد کو مفید وجود بن کر زندگی گزارنے کی تحریک کی۔

○ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۸۲ء ہی کو آپ نے احمدی احباب کو سپین میں وقفِ عارضی کی تحریک کی۔

○ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۸۲ء کو آپ نے غرباء کے لئے گھر بنانے یعنی "بیوت الحمد سکیم" کی تحریک فرمائی۔

○ ۵ر نومبر ۱۹۸۲ء کو آپ نے دفتر اوّل و دوم تحریکِ جدید کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی تحریک کی۔

○ ۵ر نومبر ۱۹۸۲ء ہی کو آپ نے انصار اللہ کو وقف کی تحریک کی۔

○ ۱۲ر نومبر ۱۹۸۲ء کو آپ نے اصلاحِ معاشرہ کی تحریک کی۔

○ ۱۹ر نومبر ۱۹۸۲ء کو آپ نے احباب کو قیامِ نماز کی تحریک کی۔

○ ۲ر دسمبر ۱۹۸۲ء کو آپ نے مخالفین کے اعتراضات کے جوابات تیار کرنے کے لئے تحریک کی۔

○ ۱۵ر دسمبر ۱۹۸۲ء کو حضور نے امریکہ میں ۵ نئے مشنز اور بیوت کے لئے تحریک کی۔

○ ۱۷ر دسمبر ۱۹۸۲ء کو آپ نے مرکز کے دوکانداروں کو اصلاحِ اخلاق کی تحریک کی۔

○ ۲۷ر دسمبر ۱۹۸۲ء کو حضور نے الفضل اور ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت دس ہزار کرنے کی تحریک کی۔

○ ۲۷ر دسمبر ۱۹۸۲ء ہی کو آپ نے احمدی خواتین کو بے پردگی کے خلاف جہاد کرنے کی تحریک فرمائی۔

○ ۲۸ر جنوری ۱۹۸۳ء کو آپ نے تمام احمدی احباب کو داعی الی اللہ بننے کی تحریک کی۔

○ ۲۰ر اپریل ۱۹۸۳ء کو آپ نے کینیڈا میں نئے مشنز اور بیوت بنانے کی تحریک کی۔

○ ۱۲ر جولائی ۱۹۸۳ء کو آپ نے عید کے موقع پر غرباء کو اپنی خوشیوں میں شامل کرنے کی تحریک کی۔

○ ۱۶ر دسمبر ۱۹۸۳ء کو حضور انور نے بدرسومات کے خلاف جہاد کی تحریک کی۔

○ ۴ر فروری ۱۹۸۴ء کو آپ نے جلسہ سالانہ کے لئے پانچ سو دیگیں مہیا کرنے کی تحریک کی۔

○ ۱۸ر مئی ۱۹۸۴ء کو دو نئے یورپی مراکز انگلستان اور جرمنی میں بنانے کی تحریک کی۔

○ ۹ر نومبر ۱۹۸۴ء کو آپ نے حبشہ کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے مدد کی تحریک کی۔

○ ۷ر جون ۱۹۸۵ء کو آپ نے پاکستان کے لئے دُعا کی تحریک کی۔

○ ۱۲ر جولائی ۱۹۸۵ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نستعلیق کتابت کیلئے کمپیوٹر کی تحریک کی۔

○ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے تحریکِ جدید کے دفتر چہارم کا آغاز فرمایا۔

○ ۱۵ر نومبر ۱۹۸۵ء کو اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے دُعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔

○ ۲۷ر دسمبر ۱۹۸۵ء کو آپ نے وقفِ جدید کی تحریک کو ساری دُنیا تک وسیع کرنے کا اعلان فرمایا۔

○ ۲۷ر دسمبر ۱۹۸۵ء کو آپ نے سندھی احمدی زمینداروں کو وقفِ عارضی کی تحریک کی۔

○ ۱۴ر مارچ ۱۹۸۶ء کو حضور انور نے سیدنا بلال فنڈ کا آغاز فرمایا۔

○ ۲۸ر مارچ ۱۹۸۶ء کو بھارت میں مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت و توسیع کرنے کے متعلق تحریک فرمائی

○ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۸۶ء کو آپ نے ایل سلواڈور میں زلزلہ سے متاثرہ افراد کے لئے نیز یتامیٰ کے لئے امداد کی تحریک فرمائی۔

○ ۱۶ر جنوری ۱۹۸۷ء کو آپ نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفاتر کے لئے عالمی لجنات انجمنوں اور مردوں کو چندہ دینے کی تحریک فرمائی۔

○ ۳۰ر جنوری ۱۹۸۷ء کو حضور انور نے ہر احمدی خاندان کو صد سالہ جوبلی سے پہلے مزید ایک خاندان خدا کے حضور پیش کرنے کی تحریک فرمائی۔

○ ۶ر فروری ۱۹۸۷ء کو آپ نے جوبلی سے قبل ہر ملک کو ایک عمارت تعمیر کرنے کی تحریک فرمائی۔

○ ۳۰ر مارچ ۱۹۸۷ء کو آپ نے احبابِ جماعت کو جنوبی امریکہ میں وقفِ عارضی کرنے کی تحریک فرمائی۔

○ ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء کو "تحریک وقفِ نو" کا آغاز فرمایا۔

○ ۴ر دسمبر ۱۹۸۷ء کو آپ نے اسیرانِ راہ مولیٰ کی خاطر ساری دُنیا کے اسیران کی بہبود کے لئے کوشش کرنے کی تحریک فرمائی۔

○ ۲۲ر جنوری ۱۹۸۸ء کو آپ نے گیمبیا میں "نصرتِ جہاں تنظیمِ نَو" کی تحریک کا اعلان فرمایا۔

○ ۴ر اگست ۱۹۸۸ء کو حضور نے سپینش لوگوں کو پیغامِ حق پہنچانے کے لئے سپینش سیاحوں کی میزبانی کے لئے دنیا بھر کے احمدی احباب کو اپنی خدمات پیش کرنے کی تحریک فرمائی۔

○ ۱۰ر فروری ۱۹۸۹ء کو آپ نے تحریک وقفِ نَو میں مزید دو سال کا اضافہ فرما دیا اور کم از کم پانچ ہزار بچے خدا تعالیٰ کے حضور واقفین نَو کے طور پر پیش کرنے کی فرمائی۔

○ ۲ر جون ۱۹۸۹ء کو آپ نے سیرالیون کی مفلوک الحالی دور ہونے کے لئے وہاں کے صدر کی درخواست پر خصوصی دُعاؤں کی تحریک فرمائی۔

○ ۷ر جولائی ۱۹۸۹ء کو آپ نے تمام احمدی جماعتوں کو واشنگٹن کی بیت الذکر کی تعمیر میں حصّہ لینے کی تحریک فرمائی۔

○ ۱۲ر اگست ۱۹۸۹ء کو حضور نے افریقہ اور ہندوستان کے لئے پانچ کروڑ روپے اکٹھے کرنے کی تحریک فرمائی۔

○ ۲۴ر نومبر ۱۹۸۹ء کو حضور نے ذیلی تنظیموں کو پانچ بنیادی اخلاق کو اپنانے کی تلقین فرمائی۔

○ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء کو آپ نے واقفینِ نَو بچوں کو کم از کم تین زبانیں (۱) مقامی زبان (۲) اردو (۳) عربی سکھانے کی تحریک فرمائی۔

○ جون ۱۹۹۰ء کو حضور نے ایران میں زلزلے کی وجہ سے پھیلنے والی خوفناک تباہی پر جماعت احمدیہ بھارت کو مصیبت زدگان کے لئے امدادی رقوم بھجوانے کی تحریک فرمائی۔

○ ۱۵ر جون ۱۹۹۰ء کو آپ نے روس کے لئے واقفین زندگی احباب کو آگے آنے کی دعوت دی نیز روسی باشندوں سے رابطہ بڑھانے کی تحریک فرمائی۔

○ ۳ر اگست ۱۹۹۰ء کو آپ نے خلیج کے بحران کا ذکر فرماتے ہوئے عالم اسلام کے مسائل کا ذکر کیا اور ان کے دور ہونے کے لئے جماعت احمدیہ کو خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

○ ۱۸ر جنوری ۱۹۹۱ء کو آپ نے افریقہ کے فاقہ زدہ ممالک کے لئے امداد کی تحریک فرمائی اور مرکزی طور پر جماعت احمدیہ کی طرف سے دس ہزار پونڈ کی فوری پیشکش فرمائی۔

○ ۲۶ر اپریل ۱۹۹۱ء کو آپ نے نائیجیریا، غانا اور سیرالیون میں آئے ہوئے لائبیریا کے مہاجرین کی امداد کی تحریک فرمائی۔

○ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۹۱ء کو آپ نے روس میں دعوت الی اللہ کے لئے کثرت سے وقفِ عارضی کرنے کی تحریک فرمائی۔

○ ۲۶ر دسمبر ۱۹۹۱ء کو ہندوستان میں نواحمدیوں کی تربیت کے لئے ریٹائرڈ لوگوں کو زندگیاں وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔

○ ۲۸ر اگست ۱۹۹۲ء کو حضور نے جماعت احمدیہ کے زیرِ انتظام خدمتِ خلق کی عالمی تنظیم قائم کرنے کا اعلان فرمایا۔

○ ۲ر اکتوبر ۱۹۹۲ء کو حضور نے سابق روسی ریاستوں میں مختلف شعبوں کے ماہر احمدیوں کو خدمت کے لئے جانے کی تحریک فرمائی۔

○ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۲ء کو حضور نے بوسنیا کے یتیم بچوں کی امداد کے لئے مالی تحریک کا اعلان فرماتے ہوئے احباب کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی تلقین فرمائی۔

○ ۲۸ر دسمبر ۱۹۹۲ء کو حضور نے مذاہبِ عالم کے مشترکہ اجلاسات بلانے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ ان جلسوں میں سب مذاہب دوسرے مذاہب کی اچھی اچھی باتیں بیان کریں۔

○ یکم جنوری ۱۹۹۳ء کو حضور کی طرف سے تحریک بہبود انسانیت چلانے کا تاریخی اعلان کیا گیا اور سال ۱۹۹۳ء کو انسانیت کا سال منانے کا ارشاد فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

○ یکم جنوری ۱۹۹۳ء کو ہی حضور نے تمام جماعتوں کو ارشاد فرمایا کہ وہ وقفِ جدید میں بچوں کے دفاتر قائم کریں۔

○ ۲۲ جنوری ۱۹۹۳ء کو حضور نے تمام احمدیوں کو ارشاد فرمایا کہ وہ ظلم کے خلاف حق کی آواز جرأت کے ساتھ بلند کریں۔

○ ۲۲ جنوری ۱۹۹۳ء کو ہی حضور نے جماعت کو تمام ممالک کے سربراہوں سے رابطے کرنے کی تحریک فرمائی اور سربراہان کو انصاف، سچائی اور تقویٰ کی طرف بلانے کا ارشاد فرمایا۔

○ ۲۲ جنوری ۱۹۹۳ء کو ہی حضور نے امریکہ کے احمدیوں کو اس بات کی تحریک کی کہ وہ اپنے لیڈروں کو سمجھائیں کہ وہ اپنی اعلیٰ اقدار کو ملیامیٹ نہ کریں۔

○ ۲۹ جنوری ۱۹۹۳ء کو حضور نے بوسنیا کے مظلوم لوگوں کے لئے مالی امداد کی تحریک کی۔ (یہ تحریک حضور نے بعدازاں کئی خطبات میں فرمائی اور اس پر زور دیا۔)

○ ۱۹ فروری ۱۹۹۳ء کو حضور نے ستم رسیدہ بوسنین خاندانوں سے مواخات کا رشتہ قائم کرنے کی تحریک کی نیز فرمایا کہ جماعت بوسنیا میں ہونے والے مظالم کی دنیا میں تشہیر کرے۔ حضور نے بوسنیا میں جہاد کرتے والے مسلمانوں کی ضروریات مثلاً ہتھیار، وردیاں اور بوٹ وغیرہ بھجوانے کی تحریک کی۔ نیز تمام ممالک میں موجود بوسنیا سے مہاجر ہو کر آنے والے مسلمانوں کی فہرستیں بنانے کا ارشاد فرمایا تاکہ ان کی امداد کی جا سکے۔

○ ۲۸ فروری ۱۹۹۳ء کو حضور نے بوسنیا فنڈ میں زیادہ شدت کے ساتھ مالی قربانی کرنے کی تحریک کی اور خود اس تحریک میں چھ ہزار پونڈ دینے کا وعدہ فرمایا۔

سنہ ۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید اعوان ابنِ حکیم نظام جان
خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ
80
خداوندِ کریم کی رحمت سے اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے، آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلئے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں

اولاد سے محرومی ○ اولادِ نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا
اٹھرا ○ لیکوریہ ○ ایام کی بے قاعدگی
بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ
برانچیں
محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس فون پی پی PP. 548179
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان فون پی پی PP. 510564
نارووال مریکے روڈ چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906
کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد
جوہر ٹاؤن سکیم فیز 1 بالمقابل مسجد جک مزنگ نیو کیمپس روڈ، لاہور
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون 218534-219065

جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
روایتی زیورات
فون دکان: ۶۴۹ - رہائش: ۱۷ اقصیٰ روڈ - ربوہ

دانت مت نکلوایئے
دانت درد کا فوری علاج ممکن ہے
ماسخورہ - پائیوریا - دانتوں کو ٹھنڈا گرم پانی لگنا دانتوں سے خون پیپ کا آنا مسوڑوں کا پھولنا دانتوں کا ہلنا - تمام امراض کے مستقل علاج کے لیے تشریف لائیں
فل پیس کے ماہر
دانت جرمن اور لندن کے جدید طریقہ سے فکس کئے جاتے ہیں

پرانا اڈہ لاریاں چنیوٹ میں آپکے پرانے خادم
فون: ۹۴۵۰
بشیر ڈینٹل کلینک چنیوٹ

خدمت میں پیش پیش
اپنی فلموں کی بہترین ڈویلپنگ کروانے کیلئے تشریف لائیں
میموریل فوٹو سروس ربوہ

HASHMI
ASSOCIATES
(PROPERTY CONSULTANTS)
پاکستان کے خوبصورت اور دلکش شہر اسلام آباد میں رہائشی و کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا اور قابل اعتماد ادارہ۔
ہاشمی ایسوسی ایٹس
پتہ: ۵ مہران پلازہ G/9 مرکز اسلام آباد
فون: ۸۵۲۶۵۹ - ۲۵۳۵۲۶
۲۱۶۵۴۰

ڈِش انٹینا
کیلئے
رابطہ
وزیر آباد
ضلع گوجرانوالہ کیا جاوے
WAZ SATELLITE
SYSTEMS
بہترین ریسیور اور ڈش انٹینا
قیمت 15000/-
دفتر ۳۰۲۴ فون نمبر دفتر ۲۶۴۴ رہائش ۳۰۲۴
رابطہ: میاں حفیظ احمد - احمدیہ منزل موتی بازار وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
راولپنڈی رابطہ: میاں نصیر احمد میاں سعید احمد
وقت بعد نماز عشاء فون نمبر ۴۲۹۷۷۱

کُول بریز
ریفریجریٹر - ایئر کنڈیشنر - ڈیپ فریزر اور آٹومیٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کیلئے
۵۸ - ایگیو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ - لاہور
فون: ۴۸۸۸۴۴ — ۴۸۰۹۴۴

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص — مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۴۱۳۴

دانتوں کا معائنہ مُفت - احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
ڈینٹسٹ رانا منیر احمد
۴½ بجے ۸½ بجے شام

گلشن بیکرز رحمت بازار ربوہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون آپ کے خاندان کی صحت کا ضامن
گلشن بیکری
الناصر مارکیٹ نزد ایوانِ محمود جنوبی گیٹ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

تریاقِ اٹھرا — فی ڈبی -/۲۰
نور کاجل — فی شیشی -/۵
نور نظر — اولاد نرینہ کیلئے — فی کورس -/۶۲۵
زد جامِ عشق — ۳۰ گولی -/۳۰۰
اکسیر معدہ — -/۸ -/۱۵ -/۳۰
قند شفا — نزلہ زکام دُور کرنے کیلئے -/۱۰
حبّ سعال — کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش اینٹینا
خریدنے کیلئے
قیمت -/۱۳۵۰۰ ڈش ۱۲ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور
فون: ۳۵۵۴۲۲-۷۲۲۶۵۰۸

خالص جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ معیاری زیورات بنوانے، خریدنے کے لئے
آپ کے قدیمی احمدی جیولرز
محمود جیولرز بلال مارکیٹ
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون: ۶۸۱، ۶۸۲

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں
فون نیا: ۷۲۲۳۲۰۴ ~~۲۲۳۲۰۴~~
فون پرانا: ۷۲۳۱۶۸۰ ~~۲۳۱۶۸۰~~
۷۲۳۱۶۸۱ ~~۲۳۱۶۸۱~~

حنیف
ہومیو کلینک
۸۴۔ بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
موسم گرما کے اوقاتِ کار:-
صبح ۱۰ بجے سے ۱/۲ ۱۲ بجے تک شام ۶ بجے سے ۱/۲ ۸ بجے تک
ہر جمعہ کو ناغہ ہوگا۔
ایچ ڈاکٹر محمد حنیف
آف گوشٹہ حال لاہور

خط و کتابت کرتے وقت چِٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بے بی ٹانک
بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑاپن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک۔ قیمت -/۱۲ RS لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ)
فون: ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل شاہی طبیب حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کے شاگردِ اوّل حکیم نظام جان کے فرزندِ اکبر
حکیم عطاء الرحمٰن علوی اینڈ سنز رجسٹرڈ
مشورہ مفت۔ دکھی مخلوق کی خدمت میں کوشاں ہیں
دواخانہ محافظِ صحت
کوٹ نہال سنگھ مین سٹریٹ ۲ اوکاڑہ

حکیم عطاء الرحمٰن علوی

سرمہ طفیل **عرق نور**
کورس ۳ شیشی — معدہ کیلئے مفید
قیمت -/۱۲ — قیمت -/۲۰
مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے
حکیم محمد طفیل ۵/۷ گوشہ ڈگلاتھ۔ ربوہ
فون ۴-۷۰

شیزان
پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111-89

فخر الیکٹرونکس
لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
فریج۔ ایئر کنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر
واشنگ مشین۔ سٹیبلائزر
فون نمبر 354873 — 7239347
7223347

خواتین کیلئے خوشخبری
عید کے موقع پر خواتین کے لان۔ آرگنڈی کاٹن اور بچوں کے ملبوسات پر مورخہ یکم جون ۱۹۹۳ء تک ۱۰ فیصد خصوصی رعائت۔
ھبہ بوتیک
بالمقابل یوٹیلیٹی سٹور۔ ریلوے روڈ۔ ربوہ

عرصہ ۲۵ سال سے
انمول ایشیا پنکھے گارنٹی شدہ۔ پائیدار
سپر گولڈ روم کولر۔ واشنگ مشین
نقد و آسان قسطوں پر
بھٹی ٹریڈرز رحمت بازار ربوہ
پروپرائیٹر: اقبال احمد بھٹی اینڈ سنز

پمپ
گھریلو استعمال کے ہر قسم کے پمپ خریدنے اور مکمل فٹنگ کروانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔
خان سینیٹری ورکس
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
فون نمبر ۸۳۱